۳۶۔ سال میں دو مرتبہ حضرات حسنین کریمین دمشق تشریف لیجاتے تو سیدنا معاویہ انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

۳۷۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما واحد امام ھیں جن پر پوری اُمت مجتمع ہوئی۔

۳۸۔ سیدنا معاویہ کی اجتماعی بیعت کے سال کو عام الجماعۃ کہاگیا۔

۳۹۔ امیر المومنین یزید بن سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ——— کی بیوی سیدہ ام محمد مولا علی سلام اللہ علیہ کے سگے بڑے بھائی شہید اعظم سیدنا جعفر طیار ذوالجناحین صلوٰۃ اللہ وسلام علیہ کی سگی پوتی تھیں۔

۴۰۔ امام روح وجان سیدنا حسین رضی اللہ عنہ شہید کربلا صلوات اللہ علیہ کی زوجہ سیدہ ام لیلیٰ جناب یزید ابن معاویہ کی حقیقی پھوپھی کی دختر عرش مقام تھیں۔

۴۱۔ سیدہ اہلبیت علی شریکۃ الحسین سیدہ زینب بنت مولا علی کربلا کے حادثہ فاجعہ کے بعد یزید کے گھر اپنی سوتیلی بیٹی ام محمد کے پاس رھیں

۴۲۔ بیت یزید میں ان کا انتقال ہوا اور اُموی قبرستان میں دفن ہوئیں۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا

۴۳۔ مسلمانوں کا سب سے پہلا سائنس دان حضرت خالد بن یزید بن معاویہ (رضی اللہ عنہم)

۴۴۔ عرب اور بیرون عرب میں جتنی تعمیرات ھیں، مساجد، مدارس، جامعات یہ تمام بنی اُمیہ کے ذوق لطیف کی یادگاریں ھیں۔

۴۵۔ بنی اُمیہ کے عہد گرامی میں عجمیت کو مسلمانوں میں در آنے کا کوئی موقع نہ ملا۔

ملاحظہ ہو:

۱۔ سیرت عثمان بن عفان = از ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری مرحوم

۲۔ سیرت عثمان بن عفان = سید نورالحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ سیرت عثمان بن عفان = مولانا سعید احمد اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ بنی اُمیہ قبل از اسلام و بعد از اسلام:

البدایہ والنہایہ ج ۷۔ ۸

شاہ بلیغ الدین

# چیف جسٹس

ایک خلقت تھی کہ قاضی ابو عمر محمد کو رخصت کرنے بندرگاہ پر جمع تھی۔ تونس کی اس بندرگاہ سوس میں اس سے پہلے کبھی اتنے لوگ دیکھنے میں نہ آئے تھے۔ قاضی ابو محمد عمر جو شمالی افریقہ کے صدر قاضی یا آج کی اصطلاح میں چیف جسٹس تھے۔

سسلی کے جزیرے میں چیف جسٹس بن کر جا رہے تھے۔ یہ ۲۸۹ھ کی بات ہے۔ اس زمانے میں بنو اغلب شمالی افریقہ پر حکمراں تھے۔ قاضی صاحب نے جہاز پہ سوار ہونے سے پہلے رخصت کرنیوالوں سے خطاب کیا۔ حمد و ثنا اور شکریئے کے بعد اُنہوں نے کہا کہ ——— دیکھو! یہ میرا کمبل ہے اور یہ میرا کرتا ہے اس بڑے تھیلے میں میری کتابیں ہیں۔ یہ حبشن میری لونڈی ہے۔ اس کے پاس میرا ایک جبہ ہے اور ایک کمبل ہے بس یہ کل مال و متاع ہے جسے لیکر میں سسلی جا رہا ہوں۔ زندگی باقی رہی تو واپسی میں دیکھنا کہ میرے پاس کیا کیا مال و اسباب ہوگا۔

ہم لوگ بھی مسلمان ہیں۔ ہمارا ملک بھی اسلامی ہے۔ اسلام کا درد ہم کو بھی ہے اور ہم سے زیادہ سیاستدانوں کو! پچھلے چھتیس برس سے ہم نے تو بس یہ دیکھا کہ اس بدقسمت ملک میں ایسے ایسے لوگ کرسی پر بیٹھے کہ اپنے اپنے دورِ اقتدار میں انہوں نے حکومت کی زمینیں بیچیں، پرمٹیں بیچیں، لائسنس بیچے، ملک کا نام بیچا اپنی عزت بیچی صرف اس لئے کہ کمائی کر سکیں۔ خدا جھوٹ نہ بلوائے تو شائد ایک آدھ ہی اللہ کا بندہ ایسا بچا ہو جس نے کمائی نہ کی ہو! اللہ تو خیر جانتا ہی ہے۔ بہت سوں کا حال انگلستان کے بینک اور سوئٹزرلینڈ کے بینک بھی جانتے ہیں بات کرسی کی ہے ——— چاہے وہ کسی محکمہ کی کرسی ہو کہ کسی نیم سرکاری، سرکاری تجارتی ادارے یا کارپوریشن کی کرسی! روایت سب جگہ ایک ہی رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس بھی اثاثوں کا اعلان کرنا پڑتا ہے۔ کب، کہاں، کیسے؟ تفصیل میں کیا جانا بس ابو عمر محمد کی باتوں نے ذہن کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔